# از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 8 ستمبر 2000

## ریاست ہماچل پردیش

## بنام

## جی آئی ٹی اے رام

[کے ٹی تھامس اور آر پی سیٹھی، جسٹس صاحبان]

درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989: دفعہ 14 اور 2(1)(d)- ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت کے لئے سیشن کورٹ کو خصوصی عدالت کے طور پر نامزد کیا گیا-ایسی مخصوص خصوصی عدالت نے سیشن عدالت کے طور پر اپنے کردار اور اختیارات سے انکار نہیں کیا- تعزیرات ہند کے تحت جرائم کی سماعت کرنے کا مجاز- مجموعہ تعزیرات بھارت، 1860

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973: دفعہ 465-دائرہ اختیار کے حوالے سے تکنیکی اعتراض-ابتدائی مرحلے میں نہیں لیا گیا ہے- مقدمے کی سماعت مکمل ہونے کے بعد لینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

**اس اپیل میں، غور کے لیے پیدا ہونے والا سوال یہ تھا کہ کیا درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 کے تحت فراہم کردہ 'خصوصی عدالت' کے طور پر نامزد سیشن عدالت سیشن عدالت نہیں رہے گی اور مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت جرائم کی سماعت کے لیے اپنا دائرہ اختیار کھودے گی۔**

**فوری معاملے میں ایسی مخصوص سیشن عدالت کی طرف سے مجموعہ تعزیرات بھارت 376 کے تحت کسی جرم کے لیے دی گئی سزا دہی اور سزا کو عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ خصوصی عدالت مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت جرم کا الگ سے نوٹس نہیں لے سکتی تھی اور مجسٹریٹ کی طرف سے اس طرح عدالت میں کیس کا ارتکاب غیر قانونی تھا۔ عدالت عالیہ نے مزید ایک مجاز عدالت کے ذریعے دوبارہ مقدمے کی سماعت کی ہدایت کی۔**

**متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اور اپیل کو میرٹ پر نمٹانے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس بھیجتے ہوئے، یہ عدالت۔**

**حکم ہوا کہ: 1. درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 کے تحت جرائم کی سماعت کے لیے خصوصی عدالت طور پر مخصوص سیشن کورٹ کو مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت جرائم کی سماعت کا دائرہ اختیار حاصل ہے اور مجسٹریٹ کی طرف سے ایسی عدالت میں ارتکاب کا حکم قانونی طور پر درست تھا۔ [198 D]**

**حکم ہوا کہ: 1.1. قانون سازیہ کا ارادہ تھا کہ صرف ایک کورٹ آف سیشن اور کسی دوسری عدالت کو درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 کے تحت جرائم کی سماعت کے لیے خصوصی عدالت طور پر متعین نہیں کیا جائے۔ لہذا ایسی مخصوص عدالت بنیادی طور پر سیشن عدالت بنی رہے گی اور اسے خصوصی عدالت طور پر نامزد کرنے سے اسے سیشن عدالت کے طور پر اس کے کردار یا اختیارات سے محروم نہیں کیا جائے گا۔[198 G]**

گنگولا اشوک بنام ریاست آندھرا پردیش، [2000] 2 ایس سی سی 504، پر انحصار کیا۔

**2. اگر کسی مجرمانہ کارروائی کا کوئی فریق کسی تکنیکی بنیاد پر ناراض ہے، تو اسے جلد از جلد اعتراض اٹھانا چاہیے؛ پورے مقدمے کی سماعت ختم ہونے کے بعد اس پہلو پر اسے نہیں سنا جا سکتا۔[199 B]**

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 765، سال 2000۔

فوجداری اپیل نمبر 73، سال 1999 میں ہماچل پردیش عدالت عالیہ کے 5.7.99 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے انیل ناگ۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ڈی کے گرگ، اشوک کمار شرما اور محترمہ رینو جارج۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس تھامس نے سنایا،

اجازت دی گئی۔

متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے وقت اور توانائی کی بڑی قیمت پر مکمل پیمانے پر مکمل ہونے کے بعد پوری محنت کش مشق کو مکمل طور پر تکنیکی بنیاد پر دوبارہ کرنے کا حکم دیا۔

مدعاعلیہ پر تعزیرات مجموعہ بھارت 376 اور درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ 3 کے تحت جرائم کے لیے فرد جرم عائد کی گئی تھی۔

ایک مجسٹریٹ نے مقدمہ سیشن عدالت حوالے کر دیا جسے ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت کے لیے خصوصی عدالت طور پر متعین کیا گیا تھا۔ مذکورہ سیشن عدالت نے مدعاعلیہ کے خلاف صرف مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت جرم کا الزام عائد کیا تھا۔ مقدمے کی سماعت کے بعد مذکورہ سیشن جج نے مدعاعلیہ کو دفعہ 376 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے سات سال قید کی سزا سنائی۔ مدعاعلیہ نے سزادہی اور سزا کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج نے مذکورہ سزادہی اور سزا کو ایک تکنیکی بنیاد پر کالعدم قرار دیا یعنی ٹرائل جج کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا کیونکہ وہ صرف ایکٹ کے تحت مخصوص خصوصی عدالت تھا۔ عدالت عالیہ کے مطابق، یہ مقدمہ اس عدالت حوالے کیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں عدالت کو مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 376 کے تحت الگ سے کسی جرم کی سماعت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کا عملی حصہ اس طرح پڑھتا ہے:

> "نتیجتاً اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ سزا اور سزادہی کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے۔ چونکہ 24.3.1998 کے حکم کے ذریعہ فاضل مجسٹریٹ کی طرف سے خصوصی عدالت کے سامنے اس معاملے کی وابستگی غیر قانونی تھی کیونکہ وہ ایکٹ، سال 1989 کے تحت جرم کا نوٹس نہیں لے سکتے تھے، لہذا فاضل ٹرائل کورٹ اس کیس کا ریکارڈ فاضل مجسٹریٹ کو واپس کرے گی تاکہ اسے مجاز عدالت میں پیش کرنے کے لئے استغاثہ کو واپس کر دیا جائے۔"

اس عدالت نے اس سوال پر غور کیا ہے کہ کیا ایکٹ کی توضیعات کے تحت خصوصی عدالت طور پر مخصوص سیشن عدالت سیشن عدالت نہیں رہے گی، یا کیا وہ سیشن جج ہی رہے گا۔(گنگولا اشوک بنام ریاست آندھرا پردیش، [2000] 2 ایس سی سی 504)۔اس عدالت نے پایا کہ اس طرح کی وضاحت کے بعد بھی سیشن عدالت، سیشن عدالت ہی رہے گی اور اس عدالت سامنے مقدمہ صرف ضابطہ فوجداری کے باب XVII میں موجود کی توضیعات مطابق ہی چلایا جا سکتا ہے۔اس عدالت کا حکم نامہ درج ذیل ہے:

> "ایکٹ کی دفعہ 14 اور 2(1)(d) سے یہ واضح ہے کہ ایکٹ کے تحت جرائم کے مقدمے کی سماعت کے لیے ہر ضلع میں سیشن کی ایک مخصوص عدالت کو خصوصی عدالت طور پر متعین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگرچہ ضابطہ یا ایکٹ میں "ٹرائل" لفظ کی وضاحت نہیں کی گئی ہے لیکن یہ تفتیش سے واضح طور پر ممتاز ہے۔ تفتیش ہمیشہ مقدمے کی پیشگی ہونی چاہیے۔اس طرح سیشن عدالت کو مقدمے کی سماعت کرنے کے لیے متعین کیا گیا ہے اور کوئی دوسری عدالت ایکٹ کے تحت جرائم کی سماعت نہیں کر سکتی۔ واضح طور پر قانون ساز یہ چاہتا تھا کہ خصوصی عدالت سیشن عدالت ہو۔ لہذا سیشن کی مخصوص عدالت، خصوصی عدالت کے طور پر متعین ہونے کے بعد بھی، بنیادی طور پر سیشن عدالت بنی رہے گی اور اسے خصوصی عدالت طور پر نامزد کرنے سے اسے اس کے کردار یا یہاں تک کہ سیشن عدالت کے اختیارات سے بھی محروم نہیں کیا جائے گا۔ایسی عدالت میں مقدمے کی سماعت صرف ضابطہ اخلاق کے باب XVIII میں فراہم کردہ انداز میں کی جا سکتی ہے جس میں " سیشن عدالت کے سامنے مقدمے کی سماعت" کے لیے کی توضیعات شامل ہیں۔"

ہمیں یہ جان کر دکھ ہوتا ہے کہ فاضل واحد جج کو حکومتی وکیل نے اس طرح کے نقطہ نظر سے غلط ہونے کے بارے میں نہیں بتایا تھا، اگر فاضل واحد جج نے لیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بار مکمل جانچ پڑتال کے بعد تمام گواہوں کو دوبارہ بلایا جانا چاہیے، اور ضابطہ اخلاق کی دفعہ 313 کے تحت ملزم سے مکمل بنیادی جرح، دوبارہ جرح اور پوچھ گچھ، دلائل سننا، پھر دفاعی گواہوں سے مزید حتمی دلائل سننا اور ایک بار پھر فیصلہ تیار کرنا۔ضابطہ اخلاق کی دفعہ 465 میں جو مقصد واضح کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی تکنیکی بنیاد پر فوجداری کارروائی کا کوئی فریق ناراض ہے تو اسے جلد از جلد اس پر اعتراض اٹھانا چاہیے۔ اگر اس نے اسے ابتدائی مرحلے میں نہیں اٹھایا تو پورے مقدمے کی سماعت ختم ہونے کے بعد اس پہلو پر اسے نہیں سنا جا سکتا۔

عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کی طرف سے اپنائی گئی بنیاد واضح طور پر غلط ہے۔ سیشن عدالت جس نے دفعہ 376، مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت جرم کے مقدمے کی سماعت کی، اس پر مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار برقرار رہا، اور ارتکاب کا حکم قانونی طور پر درست تھا۔ عدالت عالیہ کے سامنے دائر اپیل کو صرف میرٹ کی بنیاد پر نمٹا جا سکتا ہے نہ کہ اس بنیاد پر جو فاضل واحد جج نے غلطی سے لی تھی۔ انہوں نے اہلیت کی بنیاد پر اپیل پر غور نہیں کیا۔ اس لیے ہم اس متنازعہ فیصلے کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ ہم میرٹ پر اپیل کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے کیس واپس عدالت عالیہ کو بھیجتے ہیں۔

اس اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

آر۔ سی۔ **اپیل نمٹا دی گئی۔**

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:18
I am the author of this document